سوال

ن کی حقیقت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جدید سائنسی تحقیقات کی رو سے بارش دراصل اس بھاپ کا نتیجہ ہے، جو سمندروں اور دریاؤں سے اٹھتی ہے اور اوپر کی طرف جاتی ہے، حالانکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے بارش کو اوپر سے نیچے کی طرف برسایا، کیا ان دونوں نظریات میں کوئی تناقض نہیں ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ے محترم بھائی! ان دونوں میں کوئی تناقض نہیں ہے۔ قرآن یہ کہتا ہے کہ 'أَنزَلَ مِنَ السَّماءِ ماءً' یعنی خدا نے آسمان سے پانی برسایا۔ عربی زبان میں سماء کا مفہوم صرف آسمان ہی نہیں ہوتا بلکہ اس کا مفہوم بلندی بھی ہوتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے بلندی کی طرف سے پانی برسایا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ بارش اوپر ہی کی ط

وَالأَرضَ بَعدَ ذٰلِكَ دَحىٰها ٣٠ أَخرَجَ مِنها ماءَها وَمَرعىٰها ٣١ ... سورة النازعات

کے بعد زمین کو اس نے بچھایا۔ اس کے اندر سے اس کا پانی اور چارہ نکالا''

زمین ہی سے زمین کا پانی نکالا حالاں کہ پانی کا بیشتر حصہ بارش کی صورت میں آسمان کی طرف سے آتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بارش بھی زمین کا ایک حصہ ہے۔ قرآن کی اس آیت کے نزول سے قبل بھی عرب کی جاہلی شاعری میں یہ تصور پایا جاتا تھا۔

دوسری بات یہ ہے کہ لفظ 'أَنزَلَ'' کا مفہوم صرف نازل کرنا نہیں ہوتا بلکہ اس میں تخلیق کا پہلو بھی ہے۔ متعدد قرآنی آیات میں لفظ "أَنزَلَ" اسی مفہوم میں مستعمل ہے۔ مثلاً:

زَلنَا الحَديدَ فيهِ بَأسٌ شَديدٌ... ٢٥ ... سورة الحديد

اتارا (یعنی اس کی تخلیق کی) جس میں بڑا زور ہے''

رمثلاً:

َ لَكُم مِنَ الأَنعٰمِ ثَمٰنِيَةَ أَزوٰجٍ... ٦ ... سورة الزمر

سی نے تمہارے لیے مویشیوں میں سے آٹھ نر و مادہ پیدا کیے''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

قرآنی آیات، جلد: 1، صفحہ: 36

محدث فتویٰ